اس کی سیاسی جبلت اس کراہت کا مظہرِ اتم ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ مذہبی طبقاتی کشمکش کے نتیجہ میں عبادتگاہوں کے تقدس کا پامال ہونا، انسانیت کا قتل عام معصوم بچوں تک کی غارت گری اسی سیاسی روش کا لازمی نتیجہ ہے اس بات کو خارج از امکان نہیں کہا جاسکتا کہ اس غنڈہ گردی میں دہشت گرد بھی شامل ہوگئے ہوں۔ لیکن یہ کیسا اندھیر ہے کہ پنجاب کے صوبائی دارالحکومت میں بھی منہ زور فسادیوں نے حکومت کو بظاہر بالکل بے بس کر کے رکھ دیا ہے۔ حال ہی میں جامع مسجد دارالعلوم عثمانیہ میں بم پھینکا گیا دو معصوم طلباء جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اسی طرح پنجاب یونیورسٹی میں اسلحہ کے زور پر قبضہ کی کوشش کی گئی اور برسرِعام فائرنگ کر کے چار افراد کو قتل کر دیا گیا۔ جبکہ اس سال جنوری سے لے کر جولائی تک صرف لاہور کی مساجد میں بموں کے حملوں اور فائرنگ سے ١١ افراد شہید اور ٦٦ زخمی ہو چکے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ پولیس کو ملزموں اور مجرموں نے اس حد تک بے بس کر دیا ہے کہ لاہور کے نواحی علاقہ نیاز بیگ میں مورچہ بند غنڈوں نے اپنی گرفتاری کے لئے آنے والی پولیس پارٹی کی گاڑیاں جلاڈالیں اور بے تحاشا اور براہ راست فائرنگ سے پولیس کو ذلت آمیز پسپائی اور فرار پر مجبور کر دیا۔ ریاست کے اندر ریاست کے اس قیام کو بدمعاشی، دہشت گردی، غنڈہ گردی.... جو بھی کہا جائے درست ہے۔ لیکن یہ اول و آخر "شیعہ گردی" ہے جسے حکومت ایران کی علانیہ حمایت اور لاہور میں مقیم ایرانی قونصلر کی عملی سرپرستی حاصل ہے۔ حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب خود سوچیں کہ وہ کیا کر رہی ہیں؟ حکومت اگر اس ظلم میں خود ملوث نہیں تو اس کالوری سدِ باب کرے اور جس طاقت کے سہارے بریگیڈیئر امتیاز کو گرفتار کیا گیا ہے اسی طاقت کے بل بوتے پر ٹھوکر نیاز بیگ جیسے اہم مقامات پر چھاپے مارے جائیں اور ان غنڈہ عناصر کو ہمیشہ کی نیند سلادیا جائے۔ فتنہ قتل سے بھی بڑھی بدمعاشی ہے اور فتنہ پردازوں سے وطن کی سرزمین کو پاک کر دینا ہی بہتر ہے، ایسی ہی ناپاکیوں کو چھاپ چھاپ کر نوائے وقت کے مدیر اعلیٰ جناب مجید نظامی نے پاکستان کو ناپاکستان کہا ہے۔ حکومت کا فرضِ اولین ہے کہ وہ پاکستان کو ناپاکستان ہونے سے بچائے۔ حکومت کو اس کام میں اللہ مدد دے (آمین)

افغانستان:

بدقسمتی سے افغان مجاہدین کے بعض گروہ دوستم (کمیونسٹ) اور حزبِ وحدت (ایران نواز شیعہ) کے چکر میں آکر باہم خوں ریزی تک آپہنچے جس کی انتہا یہ ہے کہ گل بدین حکمت یار جب سے وزیر اعظم بنے ہیں کابل جانے کی جرأت نہیں کر سکے چہار آسیاب کے مرکز میں بیٹھے حکومت کر رہے ہیں اور حادثہ یہ ہے کہ پاکستان کی موجودہ حکومت امریکی پالیسی کے تحت گل بدین اور دوستم کی بھرپور مدد کر رہی ہے ربانی اور ان کے ساتھیوں کو بھارت نواز بتایا جارہا ہے انہیں بدنام کیا جارہا ہے کہ ربانی اور مسعود بھارت سے اسلحہ لے رہے ہیں۔ بھارتی حکمرانوں سے ان کی خفیہ ملاقاتوں کی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ جو سراسر ایجنسیوں کے جھوٹ پر مبنی ہے۔ موجودہ افغان حکومت کا یہ موقف سوفی صد درست ہے کہ وہ گلبدین سے صلح کے لئے تیار ہیں مگر دوستم، نجیب یا حزب وحدت کو قبول نہیں کریں گے جبکہ گلبدین ان تینوں کو ساتھ لے کر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستانی اخبار نویسوں کا ایک نمائندہ بھی افغانستان میں نہیں ہے اور خبریں روزانہ افغانستان کے بارے میں چھاپ کر عوام و خواص کو گمراہ کر رہے ہیں اور دونوں ملکوں کے عوام میں نفرت کا بیج بو رہے ہیں افغانستان ہمارا برادر اسلامی ملک ہے اور موجودہ حکومت خالص اسلامی حکومت ہے امریکہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ دنیائے اسلام کے نقشے پر کوئی اسلامی آئیڈیل ریاست قائم ہو جبکہ افغان مجاہدوں کی موجودہ حکومت نے افغانستان میں اسلامی نظامِ ریاست کو عملی صورت میں رائج کر کے امریکی، روسی اور دیگر سامراجی قوتوں کے منہ پر زناٹے دار تھپڑ رسید کیا ہے۔ پاکستانی اخبارات کو ایسے گندے ناپاک اور یکطرفہ پروپیگنڈے سے باز رہنا چاہیے! اور نفرت کی آگ کو ٹھنڈا کر کے محبت و اخوت کے دینی رشتہ کو مضبوط کرنا چاہیے۔